20037 ـ شراب نوشي كرنےوالے كي سزا، اور كيا اس كي نماز روزه صحيح ہے؟

سوال

شراب نوشي كرنےوالے كي سزا كيا ہے؟ اور كيا شرابي نمازكي ادائيگي اور رمضان كےروزے ركھ سكتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

فرمان باري تعالي ہے:

اے ايمان والو! بات يہي ہے كہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نكالنے كے پانسے كے تير يہ سب گندي باتيں اور شيطاني كام ہيں ان سے بالكل الگ تھلگ رہو تا كہ تم فلاح وكاميابي حاصل كرو المائدة (90)

اور فرمان نبوي صلي الله عليہ وسلم ہے:

ابوھريره رضي الله تعالي عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبي كريم صلي الله عليہ وسلم نے فرمايا:

(زاني جب زنا كرتا ہے تو وہ زنا كرتے وقت مومن نہيں ہوتا، اور شراب نوشي كرنے والا جب شراب نوشي كرتا ہے تووہ اس وقت مومن نہيں ہوتا، اور چوري كرنےوالا جب چوري كرتا ہے تووہ مومن نہيں ہوتا، اور لوگوں سے مال چھيننےوالا جب مال چھينتا ہے اور لوگ اس كي طرف آنكھيں اٹھائےہوئے ہوتے ہيں وہ اس وقت مومن نہيں ہوتا) صحيح بخاري حديث نمبر (2295) صحيح مسلم حديث نمبر (86) .

يعني وہ كامل ايمان والا نہيں ہوتا بلكہ اس برے اور قبيح فعل كي بنا پر اس كاايمان بہت زياده ناقص ہوتا ہے.

اور عبدالله بن عمر رضي الله تعالي عنھما بيان كرتےہيں كہ رسول كريم صلي الله عليہ وسلم نےفرمايا:

(جس نےدنيا ميں شراب نوشي كي اورپھر اس سےتوبہ نہ كي آخرت ميں اس سے محروم رہےگا) صحيح بخاري حديث نمبر (5147) صحيح مسلم حديث نمبر (3736) .

عمر رضي الله تعالي عنہ بيان كرتےہيں كہ: (رسول كريم صلي الله عليہ وسلم نے شراب، اور شراب نوشي كرنےوالے، اور شراب پلانےوالے، اسے فروخت كرنے والےاور خريدنےوالے اسے تيار كرنےوالے اور تيار كروانےوالے، اسے

اٹھا کرلے جانےوالے اور جس کي طرف لےجائي جارہي ہے ان سب پر لعنت فرمائي). سنن ابوداود حديث نمبر (3489) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے صحيح ابوداود (2 / 700) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور سنن نسائي ميں ابن ديلمي سے روايت ہے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضي اللہ تعالي عنہما سے کہا اےعبداللہ بن عمرو کيا آپ نے رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم کوشراب کےبارہ ميں کچھ کہتے ہوئے سنا ہے؟

تووہ کہنےلگے: جي ہاں ميں نےرسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم کويہ کہتےہوئےسنا:

(ميري امت ميں جوبھي شراب نوشي کرے اللہ تعالي اس کي چاليس دنوں تک نماز قبول نہيں فرماتا) سنن نسائي حديث نمبر (5570) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے السلسلۃ الصحيحۃ (709) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے .

حديث کا معني يہ ہےکہ: اسےنماز کا اجروثواب حاصل نہيں ہوگا، يہ نہيں کہ اس پر نماز ہي واجب نہيں، بلکہ اس سب نمازوں کي ادائيگي واجب ہے اگر اس نےاس وقت ايک نماز بھي ترک کردي تووہ کبيرہ گناہوں ميں ايک کبيرہ اور عظيم گناہ کا مرتکب ہوگا، حتي کہ بعض علماء کرام نےاسے کفر تک پہنچايا ہے . اللہ اس سےبچا کررکھے.

شراب نوشي کي شديد حرمت پر بہت سي احاديث اور آثار دلالت کرتے ہيں، اور يہ شراب ام الخبائث يعني گندگي کي جڑ ہے، جوشراب نوشي ميں پڑ جائے اس ميں اس کےعلاوہ دوسرے حرام کام کرنے کي جرات پيدا ہو جاتي ہے، اللہ تعالي ہميں اس سےبچا کررکھے.

اور رہا مسئلہ کہ دنيا ميں شراب نوشي کي سزا کيا ہے ؟ اس کي سزا کے بارہ ميں علماء کرام کا اتفاق ہے کہ شراب نوش کو کوڑے مارے جائيں گےاس کي دليل مندرجہ ذيل حديث ہے:

انس رضي اللہ تعالي عنہ بيان کرتےہيں کہ رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم نے شراب ميں کھجور کي ٹہني اور جوتوں سے سزا دي .

اور کوڑوں کي تعداد ميں علماء کرام کا اختلاف ہےجمہور علماء کا کہنا ہے کہ آزاد شخص کو اسي کوڑے ماريں جائيں گے اور اس کے علاوہ کو چاليس مارے جائيں گے.

انہوں مندرجہ بالا انس رضي اللہ تعالي کي حديث سے استدلال کيا ہے اس ميں ہے کہ:

نبي کريم صلي اللہ عليہ وسلم کےپاس ايک شخص کو لايا گيا اس نے شراب پي رکھي تھي تو رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم نے اسے دو چھڑيوں سے چاليس کوڑے لگائے، راوي کہتےہيں کہ ابوبکر رضي اللہ تعالي نے بھي ايسے ہي کيا اورجب عمر رضي اللہ تعالي کا دور تھا توانہوں نے لوگوں سے مشورہ کيا تو عبدالرحمن رضي اللہ تعالي عنہ نےکہا کہ حدود ميں کم از کم اسي ہيں تو عمر رضي اللہ تعالي عنہ نے اسي کا حکم ديا .

اور صحابه كرام رضي الله تعالي عنهم نے اس كي موافقت كي اور كسي نے بهي ان كي مخالفت نه كي.

كبار علماء كرام كميٹي نے يه فيصله كيا ہے كه: شراب نوشي كي حد ہے اور يه حد اسي كوڑے ہيں .

بعض علماء كرام مثلا ابن قدامه رحمه الله اور شيخ الاسلام نے الاختيارات ميں يه موقف اختيار كيا ہے كه: چاليس سے زياده امام المسلمين يعني حكمران پر منحصر ہے اگر تووه چاليس سےزياده كي حاجت اور ضرورت محسوس كرتا ہے جيسا كه عمر فاروق رضي الله تعالي عنه كےدور ميں تها تو وه اسي كوڑے تك سزا مقرر كرسكتا ہے .

والله تعالي اعلم ، ديكهيں : توضيح الاحكام (5 / 330)

اورشراب نوشي كرنے والے كي نماز اور روزے كےباره ميں گزارش يه ہےكه بلاشك وشبه اس پر اوقات مقرره ميں نماز كي ادائيگي اور رمضان المبارك كے روزے ركهنا واجب ہيں، اگروه نماز كي ادائيگي ميں تهوڑي بهي كمي كرتا ہے يا پهر روزه نہيں ركهتا تو وه گناه كبيره كا مرتكب ہو رہا ہے جو كه شراب نوشي سے بهي عظيم اور كبيره گناه ہے .

فرض كريں اگر وه رمضان المبارك ميں دن كےوقت شراب نوشي كرتا ہے تو اس نے الله تعالي كي دو بہت بڑي نافرمانياں كيں، ايك تو اس نےرمضان المبارك ميں دن كو روزه نہيں ركها اور دوسرا شراب نوشي كي ہے، اسے يه علم ميں ركهنا چاہيے كه مسلمان شخص كا معصيت ميں پڑنا اور توبه نه كرنا بلكه توبه كرنے سےعاجزہونا اس كےكمزور ايمان كي نشاني ہے، اس كےلائق اور شايان شان نہيں كه وه معصيت ونافرماني پر اصرار كرے اور اس كا عادي بن جائے، يا پهر اطاعت وفرمانبرداري ترك كركے اس ميں كمي و كوتاہي كا مرتكب ہوتا رہے.

بلكه اس پر واجب اور ضروري ہے كه حسب استطاعت اور جتني بهي اطاعت وفرمانبرداري كرسكتا ہے اس كي كوشش كرے اور ايسے كام ترك كرنے كي كوشش كرے جن كي بنا پر كبيره گناه اور ہلاكت والے كام كا مرتكب ہوتا ہے، الله تعالي سے ہماري دعا ہے كه ہميں ہر صغيره اور كبيره گناہوں سے محفوظ ركهے يقينا الله تعالي سننےوالا اور قريب ہے.

والله اعلم .